

STAYING AWAKE AT THE INTERSECTION WHERE WORLDS COLLIDE

Walter Earl F...

Founder and Chair, VisionQuest
Executive Director, The
Morehouse
Atlanta,

International
Center

LEADERSHIP CENTER
AT MOREHOUSE COLLEGE

VISIONQUEST

اخلاقی قیادات

رجا و رما

برابری کی سمت سفر کوئی آسان را نہیں ہے۔

پہنچنی کہاں سے اچانک، پہنچنی کہاں سے گھر لے
تعاوون پیش کرتا ہے۔ لیکن پہنچنی کی نیت میں فتوت نظر آتا ہے اور وہ
یہ کہتے ہوئے کہ ”اسے کچھ بلکا کر دیا جائے،“ مکڑے سے
ایک بڑا لقہ تو زیستا ہے۔ اس صورت حال سے ایندھی چیزوں
مزید پریشان اور مالا یاد ہو جاتی ہے۔

ینسی مکڑی جودو سے یہ سارا تماشا
وکھری تھی، پورا ما جا سکھ جاتی ہے اور
ایندھی کو خاب غفلت سے بیدار
کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی
ہے کہ وہ اپنے بھوکے بچوں کو یہ ٹکڑا
خلاٹا چاہتی ہے۔ یہ کہہ کر وہ مکڑے کو
انٹھانے کے لیے اس کے گرد جا بنتے

خوٹی کا کوئی ٹھکانہ نہ ہے۔ اس نے سوچا کہ کیوں نہ اسے گھر لے
چلیں تاکہ پوری ہر اوری اس سے مستفیض ہو سکے۔ لیکن وہ
اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود اس مکڑے کو اخناہ سکی۔ یہاں
تک کہ وہ تھک گئی۔ اس پر شرمندگی کا احساس بھی غالب تھا۔

والٹر کے لئے ایک مخصوص مقام ہوا کرتا ہے۔ اسی لئے
جب اٹلانٹا، جارجیا میں واقع مورہ باؤس کالج میں لیڈر شپ
اسٹڈیز کے پروفیسر موصوف ہندوستانی طلبہ کو اخلاقی قیادت کا درس
دیجے ہیں تو وہ اپنے کام کا تابا نا لوک کہانیوں اور گیان وحصیان کے
دھاگوں سے بننے ہیں تاکہ سامنے درس میں دلچسپی لے سکیں۔

آخر یہ اخلاقی قیادت کیا شے ہے؟ کیا یہ ایک ایسی دور اقتدار
فلسفیانہ اقلیم ہے جس میں پیش نوجوان افراد داخل ہونا پسند نہیں
کریں گے؟ فلوکر بھی ایسا ہی کچھ سوچتے ہیں۔ اپنے نقطہ نگاہ کی
وضاحت کے لئے وہ ترجیح دیکھیں ایک لوک کہانی ساتھے ہیں جس
میں میوسیں صدی کی کچھ ترمیمات بھی شامل کی گئی ہیں۔

ایک دن جیسوں ایندھی کو جیلی لگا گا ہو ایک تھا ساکھو اولاد۔ اس کی



مزید معلومات کے لئے:

والتر آول فلوکر

<http://www.morehouse.edu/centers/leadershipcenter/wellbio.html>

گاندھی اور ہنری ڈیوڈ تھور یو کی تعلیمات سے آشنا ہوئے۔ اس کاٹ کے استذہ اور اتالیقوں نے بھی ان کے قصوف اور نظریوں کو رعایاں پختہ۔

کانچ کے ویب سائٹ (<http://www.morehouse.edu>) کے مطابق نگل میں اپنے آخری سال کی تجھیل کے بعد ایک مکمل قائد کے ہو ہر نظر آنے لگے تھے۔ طلبہ کے رسالے "میرون نائگر" میں ان کا تحریر کردہ مضمون ان کی قائدان صلاحیت کا عکس ہے۔ انھوں نے تحریر کیا تھا: "هم کو یاد رکھنا چاہیے کہ صرف ذہانت ہی کافی نہیں ہوتی۔ ذہانت کے ساتھ کروڑی حقیقی تعلیم کا ہدف ہے۔"

۲۰۰۶ء میں، نگل کے تحریر کردہ ۱۰،۰۰۰ غیر مطبوعہ وغیرہ، نوش اور ٹیلی گراموں پر جنی ایک ذخیرے کو اٹلانٹا کے متاز افراد کے ایک گروپ نے بڑی مشکل سے نیلام ہونے سے بچایا۔ اب یہ ذخیرہ کانٹج کی زینت ہے۔ فلوکر "مورہاؤس کانٹج رائشن لوقر نگل جونیز کلکشن" کے عارضی ڈائرکٹر ہیں اور ۱۹۹۲ء میں ہادرہ تھوڑے میں پہنچ پر جیکٹ کے مدیر ہیں۔

وہ نگل اور گاندھی کو میوس صدی کے دو ایسے عظیم اخلاقی قائد قرار دیتے ہیں جنہوں نے اپنی اخلاقی روایات اور صاحب کردار سے اپنے ملکوں کی اخلاقیات کے خدوخال سنوارے۔ وہ کہتے ہیں۔

"مارشن لوقر نگل اور گاندھی دو قیمت روانوں کے این تھے جس نے ان میں نہ صرف حکومت و بصیرت کے جو ہر بیدا کیے بلکہ حرم دلی سے والیتہ عدل خواہی کا جذبہ بھی بیدار کیا۔ گاندھی جی نے ہندو روایات سے اکتباں فیض کیا..... اور مارشن لوقر نگل افریقی امریکی چیق کی ان روایات حدت کے خوش جھلکتے جو سماج کے تین گھرمندی، جذبہ، ہدروی، احتجاج اور صلاحت سے سرشار تھیں۔"

فلوکر مزید کہتے ہیں کہ نگل اور گاندھی کی چدوجہد تیز تاریخ کی دیگر تحریریوں کی طرح، آنکہ نسل کے اخلاقی قیادت پھلوں کی سچ نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں، "سب سے مشکل کام جاتے رہتا ہے۔ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے کیونکہ دنیا کو آپ سے یہ تو قع ہے کہ آپ دوسروں کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کریں گے اور ان کے تمیرے کو بیدار کرنے کی کوشش کریں گے۔"

اور مورہاؤس میں جاگتے رہنے اور جاگئے رہنے کا چلن عام کی تدبیریں کرنا ناگزیر ہے اور اخلاقی قائدین خوب جانتے ہیں کہ معاملے کو کس طرح بنایا جائے۔ ضروری نہیں کہ ان کے پاس ہمیشہ چل ہو لیکن انھیں حالات پر اثر انداز ہونے کا فن آتا ہے۔ اور سبی حکمت و دانائی اور تدریج، جبوريت کے مختبل کی اسas ہیں۔"

تنی دلی میں نوجوانوں کے لیے لیڈر شپ و رکشاپ کا اہتمام کرتی ہیں۔ وہ جوئی افریقے میں اسی طرح کے سمناروں کا انعقاد کر کے حال ہی میں واپس ہوئی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہندوستان میں اخلاقی قیادت کا فعدان ہے۔ وہ کہتی ہیں؟ "یہاں ایک خلاء ہے..... تاہم آپ کو ایسے متاز قائدین میں جائیں گے جنہوں نے اپنے معاشرے کو با اختیار بنانے کے لیے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیا۔ پر کاش آئٹے اور ان کی زوجہ مندی کی، میدھا پا یکبر اور نہ جانے کتنے غیر معروف سورمازوں سے ملک کا گوشہ گوشہ منور ہے۔ سماجی میدان میں وہ ایک اہم گروہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔"

فلوکر صارکرتے ہوئے کہتے ہیں اگر چاہا خلافی قیادت کے سامنے بہت سی چنوتیاں ہوتی ہیں۔ لیکن ہر سماج میں کسی گنجائش ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ پوری دنیا میں جبوريت کی بقاء کے لیے کی جانے والی کوششوں سے ظاہر ہے۔ جامعہ مدرسہ اسلامیہ یونیورسٹی، نیڈی میں زیر مطالعہ ایک انڈر گریجویٹ طالبہ، سارہ چینی کہتی ہیں، "فلوکر کی گفتگو انکو کھوں دینے میں تھا رہا ہے، اور ہمیں بااث کر کھائیں گے۔" بیان، سماج

لگتی ہے۔ ان تمام واقعات سے متاثر ہو کر اینڈی فتحا ایسا کارنامہ انجام دیتی ہے جس کے بارے میں اس نے خواب و خیال میں بھی نہیں سوچا تھا۔ وہ نگرے کو دھکلیے کے لیے اپنے جسم و جاں کی پوری قوت صرف کر دیتی ہے اور بالآخر نگرے کو منزل مقصود تک پہنچانے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔

فلوکر کہتے ہیں، "آپ کی ملاقات اسی طرح کے لوگوں سے ہو گی۔ وہ نہ صرف افرادی سماجوں میں بلکہ ہمارے عالمی تدنی میں بھی ایک مخصوص فلسفے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ میں نیشنی کو خلاطی تھام کے تصور کرتا ہوں۔ وہ اگر ہوش میں آجائے تو جدت اگلیز کارناٹے انجام دینے کی بے پناہ قوت رکھتا ہے۔

ایک مثالی اخلاقی قائد کی حیثیت سے، نیشنی نے اینڈی کے خمیر کو چھوڑا۔ نیشنی اس فلسفے، حیات پر لینن کرتی ہے کہ "جو کچھ میرا ہے وہ تمھارا ہے، اور ہمیں بااث کر کھائیں گے۔" بیان، سماج

دایقیں؛ والتر فلوکر امریکن سینٹر، نئی دہلی میں اخلاقی قیادت کے موضوع پر بولتے ہوئے۔ نیچے: فلوکر جنشی میں اسٹیلا میرس کالج، ایم او بی ویشنو کالج فار و میمن اور لویولا کالج کی طلباء لینڈ سے گفتگو کرتے ہوئے۔



میں ایک ایسے ٹھنگ کی عالمت ہے جو "جو کچھ تمہارا ہے وہ میرا ہے اور میں اسے لے کر رہوں گا،" کی فکر پر گامزن ہے۔

تمیرہ میں، امریکن سینٹر، نیڈی میں ہوتے والے نماکرے میں شرکت کرنے والی پختخارائے کہتی ہیں، "محنتے کی تقریر کے نیس مضمون سے کہیں زیادہ ان کے متفق فقرتوں پر لطف آیا۔" رائے